بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

لجنہ اماء اللہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ **خدیجہ** جرمنی

مدیرہ:۔سیّدہ منورہ سلطانہ

جلد نمبر 20 — ماہ تبلیغ 1397 ہجری شمسی، بمطابق فروری 2018ء — شمارہ نمبر:2

زیرِ نگرانی:۔صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی:۔محترمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ۔ سیکرٹری اشاعت:۔محترمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ۔ معاونات۔محترمہ صبیحہ محمود صاحبہ، محترمہ محمودہ احمد صاحبہ، محترمہ درثمین احمد صاحبہ

آیت باری تعالیٰ

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ O

ترجمہ: اور جب بھی ابن مریم کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے تو اچانک تیری قوم اس پر شور مچانے لگتی ہے۔(سورۃ الزخرف 58: ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ۔

ترجمہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے اور شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی۔''

(مشکوۃ مجتبائی صفحہ 480 باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)(سوانح فضل عمر ایڈیشن دسمبر 1975 صفحہ 65)

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ۔

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔تمہاری حالت کیسی نازک ہوگی جب ابن مریم یعنی مثیل مسیح مبعوث ہوگا جو تمہارا امام اور تم میں سے ہوگا۔اور ایک اور روایت میں ہے کہ تم میں سے ہونے کی وجہ سے وہ تمہاری امامت کے فرائض انجام دے گا۔ (بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسی بن مریم و مسلم و مسند احمد صفحہ 336 بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ 898 ایڈیشن جنوری 2015)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔'' کتاب سراج منیر کی اسی تحریر کے حاشیہ میں حضورؑ مزید فرماتے ہیں: ''... سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلاتوقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا،سو محمود پیدا ہوگیا۔کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے اگر خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو!''

(''سراج منیر'' روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 36 ایڈیشن 2008ء)

''... محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی 1888ء میں اور نیز سبز اشتہار یکم دسمبر 1888ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہوں گے۔اور ایسا ہی دہم جولائی 1888ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہوں گے۔پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بےخبر ہو۔تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے 12 جنوری 1889ء کو مطابق 9 جمادی الاوّل 1306ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔''(تریاق القلوب،روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 219 ایڈیشن 2008ء)

اپنی تصنیف لطیف حقیقۃ الوحی میں بھی سبز اشتہار کے مصداق کو بیان فرمایا ہے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہوگیا تو نادان مولویوں اور اُن کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار اُن کو کہا گیا کہ 20 فروری 1886ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہوجاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اُس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔''

(حقیقۃ الوحی،روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 373_374 ایڈیشن 2008ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ''... مجھے امید ہے کہ اب بعض لاعلم احمدی جو مختلف جگہوں سے خطوں میں لکھ دیتے ہیں، یہاں بھی سوال کر دیتے ہیں کہ ہم یوم مصلح موعود کیوں مناتے ہیں، باقی خلفاء کے دن کیوں نہیں مناتے، ان پر واضح ہوگیا ہوگا کہ مصلح موعود کی پیش گوئی کا دن ہم ایمانوں کو تازہ کرنے اور اس عہد کو یاد کرنے کے لئے مناتے ہیں کہ ہمارا اصل مقصد اسلام کی سچائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی صداقت کو دنیا پر قائم کرنا ہے۔یہ کوئی آپ کی پیدائش یا وفات کا دن نہیں ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذریت میں سے ایک شخص کو پیدا کرنے کا نشان دکھلایا تھا جو خاص خصوصیات کا حامل تھا اور جس نے اسلام کی حقانیت دنیا پر ثابت کرنی تھی۔اور اس کے ذریعہ نظام جماعت کے لئے کئی اور ایسے راستے متعین کر دیئے گئے کہ جن پہ چلتے ہوئے بعد میں آنے والے بھی ترقی کی منازل طے کرتے چلے جائیں گے۔پس یہ دن ہمیں ہمیشہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرواتے ہوئے اسلام کی ترقی کے لئے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور دلانے والا ہونا چاہئے نہ کہ صرف ایک نشان کے پورا ہونے پر علمی اور ذوقی مزہ لے لیا۔اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔''(آمین) (الفضل انٹرنیشنل 13 تا 19 مارچ 2009ء صفحہ 9)

پیش گوئی مصلح موعود کے مصداق

پیش گوئی مصلح موعود کے متعلق حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اپنی کتاب سوانح فضل عمر میں تحریر فرماتے ہیں: ''بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود میں حضرت مرزا محمود احمد صاحب نے جو کردار ادا کرنا تھا اس کی اہمیت کا اندازہ کچھ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ خدا سے علم پا کر دنیا کو آپ کی ولادت کی خبر دینے میں حضرت مرزا صاحب منفرد نہیں بلکہ اس پیدائش کے تذکرے آپ سے قبل بھی دور دور تک تاریخ کے مختلف اوراق میں پھیلے پڑے ہیں۔ سب سے زیادہ قابل فخر اور سب سے اعلیٰ و اَوْلیٰ ان پیشگوئیوں میں وہ پیشگوئی ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ سب نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اس بارہ میں فرمائی۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں: یَنْزِلُ عِیْسٰی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ۔ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے اور شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی۔'' (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ 480 باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) (سوانح فضل عمر ایڈیشن دسمبر 1975 صفحہ 65)

...اس حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود علیہ السلام) فرماتے ہیں:۔ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا کہ مسیح موعود شادی کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہوگی۔ اس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا نیک بیٹا عطا کرے گا جو نیکی کے لحاظ سے اپنے باپ کے مشابہ ہوگا نہ کہ مخالف، اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔''

ایک اور مقام پر اسی پیشگوئی پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔ ''یہ پیش گوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 325 ایڈیشن 2008ء)

اس موعود فرزند کے متعلق حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی اس پیشگوئی کے علاوہ قدیم روحانی صحیفوں میں بھی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی کے تذکرہ میں یہود کی شریعت کی بنیادی کتاب ''طالمود'' میں لکھا ہے۔ ''یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (یعنی مسیح) وفات پا جائے گا اور اس کی سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔ اس رائے کے ثبوت میں یسعیاہ باب 42 آیت 4 کو پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ وہ ماندہ نہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے۔''

(طالمود مرتبہ جوزف برکلے باب پنجم مطبوعہ لنڈن 1878ء)

طالمود کی اس پیشگوئی کے بعد ہم زرتشت علیہ السلام (جو مسیح علیہ السلام سے ایک ہزار سال قبل ایران میں گزرے ہیں) کی بڑی واضح پیشگوئی درج کرتے ہیں۔ یہ پیشگوئی زرتشتی مذہب کے صحیفہ دساتیر میں دین زرتشت کے مجدد ساسان اول نے تحریر کی ہے۔ اصل پیشگوئی پہلوی زبان میں ہے جس کو زرتشتی اصحاب نے فارسی زبان میں ڈھالا ہے۔ ترجمہ۔ ''پھر شریعت عربی پر ہزار سال گزر جائیں گے تو تفرقوں سے دین ایسا ہو جائے گا کہ اگر خود شارع صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ بھی اسے پہچان نہ سکے گا...اور ان کے اندر انشقاق اور اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ اور روز بہ روز اختلاف اور باہمی دشمنی میں بڑھتے چلے جائیں گے... جب ایسا ہوگا تو تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائے تو تیرے لوگوں سے (فارسی الاصل) ایک شخص کو کھڑا کروں گا جو تیری گمشدہ عزت و آبرو واپس لائے گا اور اسے دوبارہ قائم کرے گا۔ میں پیغمبری و پیشوائی (نبوت و خلافت) تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا۔'' پیشگوئی مندرجہ بالا کے آخری فقرہ کہ پیغمبری و پیشوائی از فرزندان تو برانگیزم میں یہ اشارہ ہے کہ آخری زمانہ کا موعود جب آئے گا تو اسکی اولاد میں سے کوئی اسکا جانشین ہوگا۔ حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ولی نے بھی اس آخری زمانے کے مامور کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی ہے۔ آپ امت مسلمہ کے مشہور صاحب کشف و الہام بزرگ تھے۔ آپ نے آخری زمانہ میں مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی منظوم کلام میں فرمائی... آپ فرماتے ہیں :

~ دور او چوں شود تمام بکام   پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا بیٹا یادگار رہ جائے گا۔''

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 65 تا 68 ایڈیشن 2005ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی اپنے اُس بیٹے کو جس کا نام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد تھا، مصلح موعود ہی سمجھا۔ چنانچہ حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بارہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہوا ہے کہ ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار سُنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''وہ لڑکا جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے وہ میاں محمود ہی ہیں۔ اور ہم نے آپ سے یہ بھی سُنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ مَیں بعض اوقات اُن کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں۔''

(الحکم جوبلی نمبر 28 دسمبر 1939ء جلد 42 شمارہ 31 تا 40 صفحہ 80 کالم 3)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کو اس وقت تک اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھہرایا جب تک خدا تعالیٰ نے آپ کو بتا نہیں دیا۔ یہ ایک لمبی رؤیا ہے جس کے بارہ میں آپ نے فرمایا کہ اس میں کشف اور الہام کا بھی حصّہ ہے (جو آپ نے دیکھی تھی) اُس کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ: ''مَیں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے۔'' (دعویٰ مصلح الموعود کے متعلق پرشوکت اعلان انوار العلوم جلد 17 صفحہ 161 مطبوعہ ربوہ)

''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا''

پسرِ موعود سے متعلق وعدہ الٰہی تھا کہ ''وہ اولوالعزم ہوگا'' اور یہ کہ ''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا''۔ چنانچہ ہندوستان کے نامور صحافی خواجہ حسن نظامی دہلوی (1878۔1955) اپنی قلمی تصویر کھینچتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: ''اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں اُن کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئی جواں مردی کو ثابت کر دیا۔ اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل و فہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں، یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں۔''

(اخبار ''عادل'' دہلی۔ 24 اپریل 1933ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 288 مطبوعہ ربوہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں ''آپ کے علمی کارنامے ایسے ہیں جو دُنیا کو نیا انداز دینے والے ہیں جس کا دُنیا نے اقرار کیا، جس کے چند نمونے میں نے پیش کئے ہیں۔ معاشی، اقتصادی، سیاسی، دینی، روحانی سب پہلوؤں پر آپ نے جب بھی قلم اُٹھایا ہے یا تقریر کے لئے کھڑے ہوئے ہیں، یا مشوروں سے امت مسلمہ یا دنیا کی رہنمائی فرمائی تو کوئی بھی آپ کے تبحر علمی اور فراست اور ذہانت اور روحانیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ آپ مصلح موعودؓ تھے، دنیا کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا تھا، جس میں روحانی، اخلاقی اور ہر طرح کی اصلاح شامل تھی۔... آپ کا باون سالہ دورِ خلافت تھا اور آپ نے خطباتِ جمعہ کے علاوہ بے شمار کتب بھی تحریر فرمائی ہیں۔ تقاریر بھی فرمائیں، جن کو جب تحریر میں لایا گیا یا لایا جا رہا ہے تو ایک عظیم علمی اور روحانی خزانہ بن گیا ہے اور بن رہا ہے۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن جو آپ کی وفات کے بعد قائم کی گئی تھی، خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائی تھی۔ وہ آپ کا سب مواد جو ہے کتب کی صورت میں شائع کر رہی ہے اور آج تک اس پر کام ہو رہا ہے۔ اب تک خطبات کے علاوہ اکیس جلدیں آچکی ہیں جو انوار العلوم کے نام سے مشہور ہیں۔ اور یہ ہر جلد جو ہے کم از کم چھ سو، سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ فرمایا تھا کہ ''اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی تمام زبانوں کو چند زبانوں میں جمع کر کے ہمارے لئے کام آسان کر دیا ہے۔ بے شمار زبانیں ہیں لیکن چند مشہور زبانوں نے تقریباً دُنیا پر قبضہ کر لیا ہے۔ آپ کی مُراد تھی کہ اردو عربی کے علاوہ انگلش، جرمن اور فرنچ زبانیں جو ہیں وہ مختلف علاقوں میں تقریباً دُنیا میں اکثر بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ تو اگر ان میں ترجمہ ہو جائے تو نوے فیصد آبادی تک ہمارا پیغام پہنچ سکتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011 الفضل انٹرنیشنل 11 تا 17 مارچ 2011ء)

''وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا''

ایک پیشگوئی یہ بھی کی گئی تھی کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو میرے ذریعہ سے پورا کیا۔ اول تو اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے ان قوموں کو ہدایت دی جن کی طرف مسلمانوں کی کوئی توجہ نہیں تھی اور وہ نہایت ذلیل اور پست حالت میں تھیں۔ وہ اسیروں کی سی زندگی بسر کرتی تھیں۔ نہ ان میں تعلیم پائی جاتی تھی۔ نہ ان کا تمدن اعلیٰ درجے کا تھا۔ نہ ان کی تربیت کا کوئی سامان تھا۔ جیسے افریقن علاقے ہیں کہ ان کو دنیا نے الگ پھینکا ہوا تھا اور وہ صرف بیگار اور خدمت کے کام آتے تھے۔ ابھی مغربی افریقہ کا ایک نمائندہ (وہاں آپ جلسے میں تقریر فرما رہے ہیں۔ اس جلسے میں مغربی افریقہ کے ایک نمائندے نے تقریر بھی کی تھی۔ اس کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ) آپ لوگوں کے سامنے پیش ہو چکے ہیں۔ اس ملک کے بعض لوگ تعلیم یافتہ ہیں لیکن اندرون ملک میں کثرت سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو کپڑے تک نہیں پہنتے اور ننگے پھرا کرتے تھے اور ایسے وحشی لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے ذریعہ ہزارہا لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ وہاں کثرت سے عیسائیت کی تعلیم پھیل رہی تھی اور اب بھی بعض علاقوں میں عیسائیوں کا غلبہ ہے لیکن میری ہدایت کے ماتحت ان علاقوں میں ہمارے مبلغ گئے اور انہوں نے ہزاروں لوگ مشرکوں میں سے مسلمان کئے اور ہزاروں لوگ عیسائیت میں سے کھینچ کر اسلام کی طرف لے آئے۔ اس کا عیسائیوں پر اس قدر اثر ہے کہ انگلستان میں پادریوں کی ایک بہت بڑی انجمن ہے جو شاہی اختیارات رکھتی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے عیسائیت کی تبلیغ اور اس کی نگرانی کے لئے مقرر ہے۔ اس نے ایک کمیشن اس غرض کے لئے مقرر کیا

تھا کہ وہ اس امر کے متعلق رپورٹ کرے کہ مغربی افریقہ میں عیسائیت کی ترقی کیوں رک گئی ہے۔ اس کمیشن نے اپنی انجمن کے سامنے جو رپورٹ پیش کی اس میں درجن سے زیادہ جگہ احمدیت کا ذکر آتا ہے اور لکھا ہے کہ اس جماعت نے عیسائیت کی ترقی کو روک دیا ہے۔ غرض مغربی افریقہ اور امریکہ دونوں ملکوں میں حبشی قومیں کثرت سے اسلام لا رہی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان قوموں میں تبلیغ کا موقع عطا فرما کر مجھے ان اسیروں کا رستگار بنایا ہے اور ان کی زندگی کا معیار بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے"۔

(ماخوذ از "الموعود"۔ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 615,614)(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2015)

اس بارے میں امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں:

"پھر پسرِ موعود کے متعلق ایک اہم خبر یہ دی گئی تھی کہ "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"۔ یہ پیشگوئی جس حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی اُس نے انسانی عقل کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے اور تحریک آزادی کشمیر اس پر گواہ ہے کیونکہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کا سہرا آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سر ہے۔ یہ مشہور کمیٹی حضور کی تحریک اور ہندوپاکستان کے بڑے بڑے مسلم زعماء مثلاً سر ذوالفقار علی خان، علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال، خواجہ حسن نظامی دہلوی، سید حبیب مدیر اخبار سیاست وغیرہ کے مشوروں سے 25 جولائی 1931ء کو شملہ میں قائم ہوئی۔ اور اس کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونپی گئی تھی اور آپ کی کامیاب قیادت کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانانِ کشمیر جو مدتوں سے انسانیت کے ادنیٰ حقوق سے بھی محروم ہو کر غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے، ایک نہایت قلیل عرصے میں آزادی کی فضا میں سانس لینے لگے۔ اُن کے سیاسی اور معاشی حقوق تسلیم کئے گئے۔ ریاست میں پہلی دفعہ اسمبلی قائم ہوئی اور تقریر و تحریر کی آزادی کے ساتھ انہیں اس میں مناسب نمائندگی ملی، جس پر مسلم پریس نے حضرت مصلح موعود کے شاندار کارناموں کا اقرار کرتے ہوئے آپ کو خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے یہاں تک لکھا کہ: "جس زمانہ میں کشمیر کی حالت نازک تھی اور اُس زمانہ میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا، انہوں نے کام کی کامیابی کو زیر نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔ اُس وقت اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو تحریک بالکل ناکام رہتی اور اُمّتِ مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا۔"

(سرگزشت صفحہ 293 از عبدالمجید سالک۔ اخبار "سیاست" 18 مئی 1933ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 289 مطبوعہ ربوہ)

پس آپ کے کام کو دیکھ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی کی شوکت اور روشن تر ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے اور جیسا کہ میں نے کہا اصل میں تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے جس سے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اور دائمی مرتبے کی شان ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق صرف ایک شخص کے پیدا ہونے اور کام کر جانے کے ساتھ نہیں ہے۔ اس پیشگوئی کی حقیقت تو تب روشن تر ہوگی جب ہم میں بھی اس کام کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوں گے جس کام کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور جس کی تائید اور نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود عطا فرمایا تھا جس نے دُنیا میں تبلیغِ اسلام اور اصلاح کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا دیں۔ پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اصلاح نفس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اصلاح معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں۔ اور اس اصلاح اور پیغام کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں جس کا منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا تھا۔ پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یوم مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہونگے۔ ورنہ تو ہماری صرف کھوکھلی تقریریں ہونگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 11 تا 17 مارچ 2011ء)

جماعت کی برکت

مکرمہ سیدہ شمیم شیخ صاحبہ۔ Steinberg

16 اپریل 1988ء کی صبح کا واقعہ ہے کہ راولپنڈی میں زندگی رواں دواں تھی۔ بچے سکول، کالجوں اور یونیورسٹیز گئے ہوئے تھے۔ ملازمت پیشہ اپنی اپنی ملازمت کی جگہوں میں مصروف تھے۔ عورتیں گھریلو کام نپٹا رہی تھیں اور بعض لوگ بازار میں خریداری میں مصروف تھے۔ غرض پورا شہر پُرسکون تھا اور ہر طرف گہما گہمی تھی۔ ہماری رہائش مغل آباد میں تھی۔ میرے میاں معمول کے مطابق دفتر اور بچے کالج گئے ہوئے تھے۔ میں بھی گھر کے کاموں میں مصروف تھی کہ تقریباً دس گیارہ بجے کے قریب ایک زوردار دھماکا ہوا۔ ہر طرف شور مچ گیا اور بار بار دھماکے ہونے لگے۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ لوگوں کا شور تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ معلوم ہوا کہ اوجڑی کیمپ میں جو اسلحہ کا ڈپو تھا اس میں آگ لگ گئی ہے۔ کئی کئی میل دور تک دھماکے سنائی دیتے رہے جس کی وجہ سے کئی گھر تباہ ہو گئے۔ بہت سے لوگ مارے گئے، اور اس دوران زخمی ہونے والے چیخ و پکار کرتے کسی نہ کسی طرح ہسپتال پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ غرض ایک قیامت کا منظر تھا۔

اللہ کے فضل سے یہ جماعت احمدیہ کی روایت ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی کوئی آفت آتی ہے تو یہ خدائی جماعت بلا امتیاز رنگ و نسل، مذہب و ملت، ہر مشکل میں مخلوقِ خدا کے کام آتی ہے اور رضاکار بن جاتی ہے اور ہر طرح سے تمام لوگوں کی خدمت شروع کر دیتی ہے۔ فوراً ڈیوٹیاں لگ جاتی ہیں۔ ان دنوں راولپنڈی ضلع کی صدر مسز سیّدہ نسیم سعید صاحبہ تھیں۔ آپ اس قدر محبت کرنے والی ہیں کہ ہر ایک کے دل میں بس جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی زندگی دے، آمین۔ ان دنوں خاکسار ضلع کی سیکرٹری تربیت تھی۔ انہوں نے فوری طور پر تمام عاملہ ممبرات کی ڈیوٹیاں لگائیں کہ جماعتی طور پر گھر کی چیزیں اور کپڑے جمع کیے جائیں۔ اس سلسلہ میں خاکسار اور مکرمہ اقبال حیدر صاحبہ مرحومہ اہلیہ احسن صاحب مرحوم کی ڈیوٹی لگی کہ ہر ماپ کے کپڑے اپنی سمجھ کے مطابق نمبر دے کر پیک کر دیں۔ اس کے بعد ایک ٹیم اوجڑی کیمپ گئی جس میں صدر صاحبہ ہمراہ تھیں۔ وہاں جن لوگوں کے گھر تباہ ہو گئے تھے ان میں کپڑے اور روزمرہ ضرورت کی چیزیں تقسیم کی گئیں اور بعض لوگوں کی نوکری کا بھی انتظام کیا گیا۔

اس دوران میری ڈیوٹی ایک ہسپتال صدر کنٹونمنٹ میں، اور مری روڈ پر دوسری لجنہ ممبرات کی ڈیوٹی لگا دی گئی۔ صدر صاحبہ نے کچھ رقم بھی ساتھ دی اور جوس خرید کر زخمیوں کو دینے کو کہا اور ساتھ ہی تاکید کی کہ ہر زخمی سے حال اور ان کی ضروریات کے بارے میں بھی دریافت کریں۔ اس موقع کا ایک واقعہ میرے ذہن میں آج بھی نقش ہے۔ ایک زخمی مری کے کسی گاؤں سے آیا ہوا تھا۔ ہمیں دیکھتے ہی یہ نوجوان کہنے لگا "جائیں جائیں! ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں آپ لوگ ہمارا تماشہ دیکھنے آتے ہیں اور فوٹو کھینچوا کر چلے جاتے ہیں۔ آپ برقعہ پہن کر ہمارا تماشہ دیکھنے آئی ہیں؟" میں نے کہا "ایسی کوئی بات نہیں! آپ مجھے اپنا مسئلہ بتائیں تو سہی۔" اس نے بتایا "میں تین دن سے چیخ رہا ہوں۔ جو آتا ہے تصویریں بنا کر چلا جاتا ہے۔ میں کڑیل جوان ہوں لیکن جب رات کو تکلیف کی وجہ سے روتا ہوں تو دوسرے مریض بھی بے آرام ہوتے ہیں اور مجھے شرم بھی آتی ہے۔ میں بے بس ہوں۔ میرے کندھے میں اتنی تکلیف ہے کہ برداشت نہیں ہوتی۔ میں نے انتظامیہ سے بھی کہا ہے کہ مجھے کسی دوسرے ہسپتال میں داخل کروا دیں۔ شاید میرے کندھے میں بم کا کوئی ٹکڑا رہ گیا ہے۔ ایکسرے کروا کر دیکھ لیں۔ لیکن میری کوئی سنتا ہی نہیں۔ اگر آپ یہ کام کر دیں تو میں آپ کا شکرگزار رہوں گا۔"

میں نے یہ تمام باتیں اپنی صدر صاحبہ کو بتائیں۔ انہوں نے امیر صاحب جماعت کو فون کیا۔ وہاں ڈیوٹی دینے والے ڈاکٹرز میں ڈاکٹر محمود الحسن صاحب بھی شامل تھے، ان کو اس بات سے آگاہ کیا گیا۔ چنانچہ وہ فوراً ہسپتال گئے اور اس نوجوان کا ایکسرے کروایا اور اس کا علاج شروع کیا۔ جب میں دوسرے دن گئی اور ہسپتال کے عملہ سے اس نوجوان کا حال پوچھا تو تمام عملہ میرے ساتھ اس نوجوان کے بستر تک آ گیا اور کہنے لگے "بس جی یہ ٹھیک ہے۔ اس کو خوراک کی ضرورت ہے۔" جب میں اس کے پاس پہنچی تو وہ سو رہا تھا۔ میری آواز سن کر جاگ گیا اور کہنے لگا "سلام ہو اس برقعہ والی خاتون پر جس نے میری مدد کی اور میری تکلیف دور ہوئی جبکہ آپ سے پہلے باقی جو بھی آتے تھے ہمارا تماشہ دیکھ کر چلے جاتے تھے۔" میں نے اس سے کہا کہ "میں نے کچھ نہیں کیا میری تو کوئی حیثیت نہیں۔ میں تو صرف اپنی ڈیوٹی کر رہی ہوں۔ اصل میں جو کام کروا رہی ہے وہ ہماری "جماعت احمدیہ" ہے جو ہمارے خلیفۂ وقت کی ہدایت کے مطابق بلا امتیاز ہر ایک کی خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔" الحمدللہ یہ سن کر وہ سارے بہت متأثر ہوئے۔

اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہمیں جہاں جہاں جو بھی خدمت کی توفیق مل رہی ہے سب خدا تعالیٰ کے فضل اور جماعت کی برکتوں سے ہے۔ آج سے تیس سال پہلے کا واقعہ ہو یا آج کی بات ہو اللہ تعالیٰ ہمیشہ جماعت احمدیہ کو ہر آفت کی گھڑی میں دکھی انسانیت کی خدمت کی توفیق دے رہا ہے۔ اور آئندہ بھی ان شاء اللہ دیتا رہے گا۔

اب تو اس طرح کے مواقع پر ہمارے پیارے خلیفۃ المسیح کی قائم کردہ تنظیم جس کا نام "ہیومینیٹی فرسٹ" ہے کے تحت وسیع پیمانے پر ہر ملک اور ہر جگہ ہمارے رضاکار خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

آج بڑھاپے کے اس دور میں جب اپنی زندگی پر نظر دوڑاتی ہوں تو خدا تعالیٰ کا جتنا شکر کروں کم ہے کہ خدا نے اپنے فضل سے ہمیشہ کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین کی توفیق دی اور آج تک دی ہوئی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ میری اپنی تمام بہنوں سے یہی گزارش ہے کہ خود کو اور اپنے بچوں کو جماعتی کاموں میں مصروف رکھیں کیونکہ اس طرح ہم اپنے وقت کا صحیح استعمال کر کے بہت سی ذہنی الجھنوں، پریشانیوں، لغویات اور معاشرتی برائیوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں اور ثواب کے مستحق بھی بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے مقبول خدمتِ دینیہ کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

Vol.29 Monthly Khadija Germany Issue-2.
Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 06102329212, E-mail: ishaat@lajna.de

خطباتِ خلیفۃ المسیح ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں

مکرمہ رفعت زاہد صاحبہ-Hamburg

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے متعلق ایک دعا کی تھی جس کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ اور وہ دعا یہ تھی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (البقرہ آیت130)

اے میرے رب! تو ان میں ایک نبی مبعوث فرما۔ جس کا کام یہ ہو کہ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وہ تیری آیتیں انہیں پڑھ کر سنائے وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور شریعت کے احکام اور ان کی حکمتیں انہیں سمجھائے۔ وَيُزَكِّيهِمْ اور انہیں پاک کرے یا يُزَكِّيهِمْ کے دوسرے معنوں کے مطابق انہیں ادنیٰ حالتوں سے ترقی دیتے دیتے اعلیٰ مقامات تک پہنچاوے۔ (سبیلِ الرشاد حصہ اول۔صفحہ 1 مطبوعہ ضیاالسلام پریس ربوہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی اولاد کے حق میں کی گئی اس دعا کی برکت سے ہزاروں ہزار سال گزرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں شریعت کی تعلیم سمجھنے سمجھانے اور ضرورتِ زمانہ کے مطابق دینی اور اخلاقی اصلاح کے بے شمار وسائل مہیا کئے ہیں۔ جس میں ایک اہم ذریعہ خلیفۃ المسیح کے خطبات ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔"اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصّہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصّہ تکبر کا تم میں نہ ہو، تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ۔"

(از:۔"نزول المسیح" روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403 ایڈیشن 2008ء نظارت نشرواشاعت پاکستان)

خطبہ جمعہ ہو یا امامِ وقت کہیں بھی کسی بھی ملک جماعت سے خطاب فرما رہے ہوں۔ ہر خطاب جماعت کے ہر فرد کیلئے اور ساری دنیا کے لیے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور وقت اور حالات کے مطابق اور مناسبت سے آپ ہر موضوع پر ہماری رہنمائی فرماتے ہیں۔ آج الیکٹرانک ذرائع ابلاغ نے جہاں بہت ترقی کر لی ہے۔ وہاں اخلاقی برائیاں بھی معاشرے میں پھیل رہی ہیں۔ جس کا ایک ذریعہ ٹی وی چینلز اور انٹرنیٹ بھی ہے۔ ان سے اب کوئی بھی گھر محفوظ نہیں۔ اس لئے اپنے بچوں اور اپنے گھروں کی حفاظت کیلئے اور ان تمام برائیوں سے بچنے کیلئے اپنے گھروں میں M.T.A کے پروگرام اور حضورِ انور کے خطباتِ جمعہ اور خطابات کو سننا اور دیکھنا ہوگا۔ تب ہی ہم ان شیطانی اثرات سے بچ سکیں گے۔ یہ اس دور کا اور وقت کا تقاضا ہے کہ ہم خلیفۃ المسیح کی نصائح کو غور سے سنیں اور ان پر عمل کریں۔

حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "یہ زمانہ شیطان کے خلاف آخری جنگ کا ہے، شیطان کو شکست دے کر ہم نے مسیح موعودؑ کے مددگار بننا ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ سمیع اور علیم ہے۔ پس تم دعا کر کے شیطان کے حملوں سے ہمیشہ محفوظ رہو۔" (ماخوذ از:۔الفضل انٹرنیشنل 10 تا 16 جون 2016ء 8,7 بیان فرمودہ خطبہ جمعہ 20 مئی 2016 بمقام مسجد ناصر گوٹن برگ)

حضورِ انور کے خطبات ہماری تربیت اور روز مرہ معاملات میں راہنمائی کا منبع ہیں۔ خطبات خلیفۃ المسیح اتنے آسان اور سادہ الفاظ میں ہوتے ہیں کہ گھر میں ہر عمر کا فرد، بوڑھا، بچہ اور جوان آسانی سے سمجھ لیتا ہے۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے خلفاء کی تحریر کردہ خالصتاً اقتباسات سننے کو ملتے ہیں جو خلیفۃ المسیح اتنے آسان اور سادہ لفظوں میں بیان کرتے ہیں کہ سننے والا اسی زمانہ میں اس دور میں پہنچ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں حضورِ انور کے خطبات مختلف زبانوں میں براہِ راست تراجم کے ساتھ نشر کیے جاتے ہیں جس سے دوسری زبانیں سمجھنے والے احباب بھی بروقت اپنے پیارے امام کے قیمتی نصائح سے آگاہ ہوتے ہیں۔ آج وقت ہے اپنے خدا کو راضی کرنے کا۔ ہمارا خلیفۃ المسیح کے خطبات سننا، خصوصاً لائیو خطابات سننا اپنے خدا کے ساتھ براہِ راست تعلق جوڑنے کا موجب ہے اور براہِ راست خطابات سنتے وقت دل کی کیفیت ہی کچھ اور ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ بمقام حدیقۃ المہدی کے موقع پر 31 اگست 2013ء کو دوسرے دن کے خطاب میں فرمایا: "خطباتِ جمعہ جو لائیو جاتے ہیں، اس کی افادیت بھی بڑھی ہے۔ ایک خاتون تیونس سے لکھتی ہیں کہ میں نے جماعت کی ویب سائٹ سے آپ کے خطباتِ جمعہ ڈاؤن لوڈ کیے ہیں اور ان کا مطالعہ کرتی ہوں۔ میں نے ان سے بہت ہی فائدہ اُٹھایا اور قرآن کریم کو سمجھنے کے اسلوب سیکھے ہیں اور صفاتِ باری تعالیٰ کے مضامین سمجھے ہیں نیز علمی اور عملی طور پر صراطِ مستقیم کی اصل حقیقت کا ادراک ہوا ہے۔" اردن سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جس کی برکتوں کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس نے آپکی دعاؤں کا قبولیت سے مشاہدہ کیا ہے۔ گزشتہ ہفتوں میں میں نے آپ کے خطبات سے بہت استفادہ کیا جن میں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے واقعات بیان فرمائے ہیں۔ ان خطبات سے میرا دل حضور اور آپ کے صحابہ کی محبت کے جذبات سے بھر گیا ہے۔" (الفضل انٹرنیشنل 17 جنوری 2014ء ص2)

آج کے دور میں جب افراتفری اور بے چینی کا عالم ہے، خطباتِ امام صحبتِ صالحین کا بہترین پیغام اور روحانی ترقیات کا راز ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات، آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی پاک تعلیمات کا پاک نمونہ ہیں۔ اس پاک اسوہ کو پیش کرنے کا سہرا آج کے دور میں سوائے جماعت احمدیہ کے کسی اور کے سر نہیں ہے جو مشرق اور مغرب کو صحیح اسلامی تعلیم سے روشناس کروائے۔ یہ پاک خطبات سن کر اور ان پر عمل کر کے ہم اپنے اندر اور اپنی اولادوں کی پاک تربیت کر سکتے ہیں۔ اور یہ پاک تبدیلیاں ایک پاک معاشرے کی ضمانت ہیں۔ اپنے بچوں کو ہم بچپن سے ہی پاکیزہ ماحول فراہم کریں تو بہت اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔ اس کیلئے ہمیں اپنے گھروں میں ایک ساتھ بیٹھ کر M.T.A اور خطبات کو سننے کی عادت کو رواج دینے کی ضرورت ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "لیکن اس بات کو ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سُنا کریں۔ اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔۔۔۔ اس سے یقیناً جہاں دینی فائدہ حاصل ہوگا، اس سے شیطان سے بھی دوری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ اس سے گھروں کے سکون بھی ملیں گے اور اس میں برکت بھی پیدا ہو گی۔۔۔" (الفضل انٹرنیشنل 10 تا 16 جون 2016ء صفحہ 7 بیان فرمودہ خطبہ جمعہ 20 مئی 2016ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 ستمبر 2013ء کو سنگاپور میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے ایم ٹی اے کے حوالے سے فرمایا: "یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانہ میں فاصلوں کی دوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعے سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے۔ اس لئے میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں۔ میں نے جائزہ لیا ہے۔ بعض عہدیداران بھی خطبات کو باقاعدگی سے نہیں سنتے۔ یہ خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو ان سے ضرور جوڑیں تا کہ دنیا میں ہر جگہ احمدیت کی تعلیم کی جو اکائی ہے اسکا دنیا کو پتہ لگ سکے۔" (الفضل انٹرنیشنل 18 تا 24 اکتوبر 2013ء صفحہ 7,6)

ہمارے پاس ایم ٹی اے ایسا ذریعہ ہے جس سے ہمیں زندگی کے ہر مسئلہ کا حل بخوبی ملتا ہے۔ عائلی مسائل ہوں، گھریلو چھوٹے چھوٹے مسائل یا فقہی مسائل، ہر مسئلہ پر حضورِ انور تربیت کے ہر پہلو پر ارشاد فرماتے ہیں۔ اور دینی تعلیمات کے بہترین پروگرام روحانی ترقی کے لئے پیش کئے جاتے ہیں جن سے ملت کا ہر فرد چاہے دنیا کے کسی خطّے میں بستا ہو، کسی دین و مذہب سے تعلق رکھتا ہو، خطباتِ امام ان کی زندگی کے ہر معاملہ میں تشفی کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس سلسلہ میں ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں: "ایک انگریز۔۔۔ تقریباً باقاعدہ جمعے کے خطبے سنتا ہے اور شام کو دوبارہ ریکارڈنگ آتی ہے تو گھر والوں کو یا اس کی جب بیوی پوچھے تو کہتا ہے کہ میں فرائیڈے سرمن (Friday Sermon) سُن رہا ہوں۔ وہ عیسائی ہے اور باتوں کا اثر لیتا ہے۔۔۔ اس نے بعض خطبات کے مضمون بیان کئے کہ یہ بڑی اچھی وقت کی ضرورت ہے۔ جو خطبات بھی آتے ہیں وہ صرف جماعت کیلئے وقت کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کیلئے وہ فائدہ مند ہو جاتے ہیں۔"

(ماخوذ از:۔"خطباتِ مسرور" جلد 27 صفحہ 728 ایڈیشن 2005ء نظارت اشاعت ربوہ پاکستان)

خلاصۂ کلام یہ کہ یہ ہدایت ہیں متقیوں کے لئے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اپنے اردگرد کے حالات کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ خطابات ہمیں اندھیرے سے نکال کر روشنی کے سفر کا مسافر بناتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے M.T.A کے ذریعہ اشاعتِ دینِ اسلام کا احسن رنگ میں انتظام کر دیا ہے، تا کہ ہم دنیا کے کناروں تک بندگانِ خدا تک اسلام کا پیغام پہنچاتے رہیں۔ اس کے لئے ہمیں اپنی تربیت کے ساتھ ساتھ اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا ہوگا جو کہ خلافت اور امامِ وقت کی اطاعت کے بغیر ناممکن ہے۔ پس ضرورت ہے پاک تبدیلی کی اور یہ پاک تبدیلی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر عمل کئے بغیر ممکن نہیں۔ خدا سے دعا ہے کہ یہ محبت، اخوت، اطاعت اور دعا کا سلسلہ تا قیامت خدا جاری رکھے اور ہم اس روحانی علم کے سمندر سے اپنی پیاس بجھاتے رہیں اور اپنی ذات کو اور اپنے گھروں کو اس نورِ مسلسل سے منور کرتے رہیں۔ آمین